شبِ مغفرت

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

شبِ مغفرت

اس میں شبِ برأت کے فضائل، دستور العمل،
اور اس شب کی مروجہ بدعات ورسومات کا ذکر ہے

مفتی عبد الرؤف سکھروی

مکتبۃ الاسلام کراچی
فون نمبر: 5016664-5

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امابعد!

شعبان کا مہینہ برکت والا ہے، کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے بارے میں بابرکت ہونے کی دعا فرمائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ نفل روزے اسی مہینہ میں رکھا کرتے تھے جس سے اس ماہ کی اور بھی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ نیز شعبان کے مہینہ میں ایک رات ہوتی ہے جسے شب براُت کہتے ہیں یہ بڑی مبارک رات ہے۔

شبِ براُت کے معنی

شب براُت میں ''شب'' کے معنی رات کے ہیں اور ''براُت'' کے معنی بری ہونے کے ہیں، اس رات میں چونکہ بے شمار گنہگاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش ہوتی ہے اس لئے اس کو شب براُت کہتے ہیں اور پھر کثرت استعمال کی وجہ سے شب برات بغیر

مزہ سے زبان پر جاری ہوگیا اور یہ رات شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات ہے جو چودہ تاریخ کو سورج غروب ہونے سے شروع ہوتی ہے، اور پندرہویں تاریخ کی صبح صادق ہونے تک رہتی ہے۔ احادیث طیبہ میں اس کے بڑے فضائل آئے ہیں، یہاں ان کا مختصر انتخاب مع تشریح پیش خدمت ہے۔

سات آدمیوں کے سوا پوری مخلوق کی بخشش

حدیث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ اللہ جل شانہٗ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پوری مخلوق کو بخش دیتے ہیں لیکن مشرک اور کینہ رکھنے والا نہیں بخشا جاتا۔

(طبرانی اور ابن حبان)

بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ قطع رحمی کرنے والے، تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی عادت رکھنے والے اور کسی کو ناحق قتل کرنے والے کی (بھی) مغفرت نہیں ہوتی''۔ (الترغیب والترہیب)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب برأت میں حق تعالیٰ جل شانہ اپنی مخلوق کی طرف خاص نظرِ کرم فرماتے ہیں، اور اپنی ساری مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں، مگر سات آدمی ایسے بدنصیب ہیں کہ اس بابرکت رات میں بھی ان پر حق تعالیٰ کی نظرِ عنایت نہیں ہوتی اور وہ مغفرت سے محروم رہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا۔
- کینہ رکھنے والا۔
- قطع رحمی کرنے والا۔
- تہبند یا پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔
- والدین کی نافرمانی کرنے والا۔
- شراب پینے کی عادت رکھنے والا۔
- کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے "ما ثبت بالسنہ" میں ان لوگوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

- محصول یا رشوت لینے والا۔

(۔ جادو کرنے والا۔

(: غیب کی خبریں بتلانے اور فال نکالنے والا۔

(۔ ہاتھ کے خطوط دیکھ کر غیب کی باتیں بتلانے والا۔

(: گانے اور طبلہ سارنگی بجانے والا۔ (ماثبت بالسنۃ)

البتہ اگر یہ تمام افراد اپنے ان گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہوں، صدق دل سے توبہ کریں، اور آئندہ ان گناہوں سے باز رہنے کا مصمّم ارادہ کرلیں اور جن بندوں پر زیادتی ہوئی ہے ان سے معافی وتلافی کرلیں تو ان کے بھی یہ گناہ معاف ہوجائیں گے اور پھر یہ افراد بھی اس رات میں عبادت وطاعت اختیار کرکے حق تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق ہوسکتے ہیں۔

ان کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

بے شمار لوگوں کی مغفرت

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رات کو (سوتے میں آنکھ کھلی) تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر

میں نہ پایا آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلی تو آپ بقیع یعنی مدینہ منورہ کے قبرستان میں ملے۔ آپؐ نے فرمایا ''اے عائشہؓ کیا تجھے اس بات کا خطرہ گزرا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری باری کی رات ہوتے ہوئے، کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے، میں نے عرض کیا کہ ہاں مجھے تو یہی خیال گزرا کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے آپؐ نے فرمایا (میں کسی کے پاس نہیں گیا یہاں بقیع آیا ہوں، یہ دعا کرنے کی رات ہے، کیونکہ) یقیناً اللہ جل شانہ ماہ شعبان کی پندرہوں تاریخ کی رات کو قریب والے آسمان کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ المصابیح ۱۱۵)

ف: عرب میں بکریاں پالنے کا عام رواج تھا، ہر قبیلہ میں بہت سی بکریاں ہوتی تھیں لیکن قبیلہ بنی کلب میں سب سے زیادہ بکریاں تھیں، ان تمام بکریوں کے جسم پر جتنی تعداد میں بال تھے ان سے کہیں زیادہ تعداد میں حق تعالیٰ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔

ذرا اس پر غور کیجئے کہ ایک بکری کے جسم پر کتنے بال ہوتے ہیں جنھیں شمار کرنا آسان نہیں، پھر ان کثیر تعداد بکریوں کے جسم پر کتنے بے حساب بال ہوں گے، ان سے بھی بڑھ چڑھ کر حق تعالیٰ کا اپنے بندوں کو معاف کرنا کیسی زبردست رحمت اور بخشش ہے، اور واقعی ان کی مغفرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شب برأت میں مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لے گئے، اس لئے اگر کوئی شخص اس رات میں قبرستان چلا جائے اور مرحومین کو ایصالِ ثواب اور ان کے لئے دعاءِ مغفرت کرآئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس شب میں قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا اور دور دراز کے قبرستان سفر کر کے جانا جیسے بعض لوگ ٹھٹھہ کے قبرستان سفر کر کے جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر جانا وہاں میلہ لگانا اور طرح طرح کی خرافات کرنا یہ سب ناجائز اور خلافِ شرع باتیں ہیں، ان کا کوئی ثبوت نہیں، ان سے پرہیز کرنا چاہئے، جتنا ثابت ہے اور جس طرح ثابت ہے بس اسی حد تک عمل کرنا چاہئے۔

اس شب میں انجام پانے والے کام

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو اس رات میں یعنی ماہ شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس رات میں ہر ایسے بچہ کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو آنے والے سال میں پیدا ہونے والا ہے، اور ہر اس شخص کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو آنے والے سال میں مرنے والا ہے (اللہ تعالیٰ کو سب پتہ ہے البتہ انتظام میں لگنے والے فرشتوں کو اس رات میں ان لوگوں کی فہرست دے دی جاتی ہے) اور اس رات میں نیک اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں (یعنی درجۂ مقبولیت میں لے لئے جاتے ہیں) اور اس رات میں لوگوں کے روزیاں نازل ہوتی ہیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے، آپ نے تین بار فرمایا ہاں کوئی ایسا نہیں ہے جو اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہ جائیں گے؟ یہ سن کر آپ [illegible] ہاتھ

لیا اور تین بار فرمایا میں بھی جنت میں نہ جاؤنگا مگر اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

(بیہقی فی الدعوات بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ۱۱۵)

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہٗ شعبان کی پندرہویں رات میں آئندہ سال میں مرنے والوں اور پیدا ہونے والوں کے بارے میں فیصلہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تو ہمیشہ سے ہے کہ کب کس کی موت وحیات ہوگی، لیکن اس رات میں فرشتوں کو مرنے جینے والوں کی فہرست دیدی جاتی ہے، چنانچہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''شعبان کی پندرہویں شب میں حق تعالیٰ جل شانہ ملک الموت کو ایک فہرست دیکر حکم دیتے ہیں کہ ان میں جن لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں انکی روح امسال وقت مقررہ پر قبض کرنا جبکہ دنیا میں یہ لوگ مختلف کاموں میں مشغول ہوتے ہیں، کوئی اپنے گھر کو سجانے اور خوبصورت قالین بچھانے میں لگا ہوا ہے، کوئی باغ لگانے فکر میں ہے، کسی کی منگنی ہورہی، کوئی نکاح کرنے میں مصروف ہے اور کوئی اپنا بنگلہ، کوٹھی بنوا رہا ہے، دوسری طرف اس شب

میں حق تعالیٰ شانہ کے یہاں اس کی موت کا وقت دن تاریخ لکھی جا رہی ہوتی ہے۔ (ماثبت بالسنۃ بتصرف)

حضرت عکرمہؓ سے منقول ہے کہ پندرھویں شعبان کی رات میں سال بھر کے تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے، اس رات میں زندہ رہنے والے اور حج کرنے والے سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے جس کی تعمیل میں کسی قسم کی ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ (ماثبت بالسنۃ بتصرف)

رزق و عافیت دینے کا اعلان

حدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس رات میں نماز میں کھڑے ہو اور رات گزارنے کے بعد صبح کو نفلی روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس رات میں آفتاب غروب ہوجانے کے وقت ہی سے قریب والے آسمان کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ جس کی میں مغفرت

کر دوں۔

کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے؟ جس کو میں رزق دوں۔

کیا کوئی مصیبت زدہ ہے؟ جسے میں عافیت دوں۔

اور اسی طرح فرماتے رہتے ہیں کہ فلاں چیز مانگتا ہے، صبح صادق طلوع ہونے تک ایسے ہی فرماتے رہتے ہیں"۔ (ابن ماجہ)

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے کھڑے ہوئے نماز شروع کی اور سجدے میں پہنچے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہو گیا کہ شاید خدا نخواستہ آپ کی روح قبض ہو گئی ہے، یہاں تک کہ میں پریشان ہو کر اٹھی اور پاس جا کر آپؐ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپؐ نے کچھ حرکت فرمائی جس سے مجھے اطمینان ہو گیا اور اپنی جگہ واپس لوٹ آئی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو (تھوڑے سے کلام کے بعد) فرمایا "تم جانتی ہو کہ یہ کونسی رات ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی خوب جانتا ہے، آپؐ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے، خداوندِ عالم اس رات خاص طور سے اہلِ

عالم کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت اور رحم کی دعا کرنے والوں پر رحم فرماتے ہیں مگر آپس میں کینہ رکھنے والوں کو (اس وقت بھی) اپنے ہی حال پر چھوڑ دیتے ہیں''۔

(الترغیب والترھیب)

ف : ان احادیث سے یہ باتیں معلوم ہوئیں :۔

- اس رات میں جاگ کر نوافل میں اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہونا چاہئے۔
- تمام رات حق تعالیٰ جل شانہٗ کی جانب سے رزق دینے، صحت و عافیت دینے اور رحمت و بخشش فرمانے کا اعلان ہوتا ہے اس لئے مغفرت، عافیت اور اپنے مقاصد دارین کے لئے گڑگڑا کر دعا مانگنی چاہئے۔
- پندرہویں رات گزار کر صبح کو یعنی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا چاہئے، لیکن روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے۔

چونکہ یہ رات بڑی برکت اور رحمت والی ہے، اس لئے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمہم اللہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ

اس رات میں جاگتے، اعمال مذکورہ پر عمل فرماتے، اور اس رات کی بڑی قدر فرماتے اور اس رات کی پہلے سے تیاریاں فرماتے تھے۔(مواہب اور مدخل بتصرف) ہمیں بھی اس رات کی قدر کرنی چاہیے۔

دستور العمل برائے شب برأت

○ اس مبارک رات میں عبادت کرنے اور ذکر تلاوت کرنے کے لئے غسل کر لینا مستحب ہے۔

○ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا۔

○ جتنی سہولت اور آسانی سے ممکن ہو اس رات کو نوافل اور ذکر و تلاوت میں گزارنا۔

○ کوئی شخص منکرات سے بچتے ہوئے قبرستان جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔

○ صحت و عافیت، رحمت و بخشش اور جملہ مقاصدِ حسنہ کے لئے خوب دعا کرنا۔

○ شعبان کی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا۔

○ جن گناہوں کی نحوست اس مبارک رات کی برکت سے محروم کردیتی ہے، ان سے مکمل پرہیز، اور صدقِ دل سے توبہ کرنا۔ ان کی تفصیل پہلی حدیث میں گزری اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ کرنا۔

قابلِ توجہ

واضح ہو کہ اس رات میں نوافل پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں ہے۔ عام نوافل جس طرح پڑھے جاتے ہیں، اسی طرح اس شب میں پڑھنے چاہئیں۔ نوافل پڑھنے کے جو خاص خاص طریقے عوام میں رائج ہیں اور ان کے عجیب وغریب فضائل اور فوائد بیان کئے جاتے ہیں، وہ عموماً من گھڑت اور اپنے ایجاد کردہ ہیں، ان سے بچنا چاہئے۔

بدعات اور رسمیں

اس مبارک رات کے فضائل اور برکات لکھنے کے بعد افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ آج ہماری شومئی اعمال نے اس ثواب کو عذاب سے اور برکات کو دینی و دنیوی نقصان سے بدل دیا ہے۔

طرح طرح کی بدعتیں اور قبیح رسمیں ایجاد کر کے باعثِ برکت رات کو سراپا گناہ اور مصیبت بنا دیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ چھوڑ کر قسم قسم کی بدعات ایجاد کر لی گئی ہیں جن کو فرائض کی طرح بڑی پابندی سے ادا کیا جاتا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

آتش بازی

یہ رسم نہ صرف ایک بے لذت گناہ ہے بلکہ اس کی دنیوی تباہیاں بھی ہمیشہ آنکھوں کے سامنے آتی رہتی ہیں، اس میں ایک تو اپنے مال کا ضائع کرنا اور بے جا اسراف ہے جو دنیا میں بھی ہر قسم کی بربادی کا ذریعہ ہے اور آخرت میں بھی قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ط

ترجمہ: ''بیشک فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اسراف نہ کرو کیوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا''

جس قوم کی اقتصادی حالت نازک ہو اور جس کو افلاس نے دوسری قوموں کا غلام بنا رکھا ہو اس کا اتنا روپیہ اس طرح فضول اور بیہودہ رسوم میں ضائع ہو تو اسکی قومی زندگی کی کیا توقع کی جا سکتی ہے؟

ہر سال اس رات میں افلاس زدہ قوم لاکھوں روپیہ آتش بازی انار اور پٹاخے وغیرہ چھوڑنے پر خرچ کر دیتی ہے اور گاڑھی کمائی کو نذرِ آتش کر کے اس مبارک رات کی برکتوں کو بھسم کر ڈالتی ہے اور یہ عمل خلافِ شرع ہونے کے ساتھ ساتھ خلافِ عقل بھی ہے۔

بچوں کو آتش بازی پھلجڑی انار اور پٹاخے چھوڑنے کے لئے پیسے دئے جاتے ہیں اور ان کو بچپن ہی سے خدائے تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی مشق کرائی جاتی ہے۔ بہت سے بچے اور بڑے جل جاتے ہیں، بلکہ بعض مرتبہ دکانوں اور مکانوں میں آگ لگ جاتی ہے پھر بھی یہ رسم نہیں چھوڑتے۔ اللہ تعالیٰ ہی سمجھ دے۔

چراغاں کرنا

بہت سی مسجدوں اور گھروں میں ضرورت سے زیادہ چراغ جلائے

جاتے ہیں، کثرت سے بجلی کے قمقمے جلائے جاتے ہیں، لائٹ کا اضافہ کیا جاتا ہے، بہت زیادہ روشنی کی جاتی ہے، گھروں کے باہر دروازوں پر کئی کئی چراغ رکھے جاتے ہیں اور بعض جگہ مکانوں کی منڈیروں پر قطار کے ساتھ چراغ رکھ دئے جاتے ہیں، یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے، جس کے بارے میں حکم قرآن ابھی معلوم ہو چکا ہے اور یہ چراغاں ہندوستان کے مشرکوں اور ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے اور حرام ہے۔ آگ سے کھیلنا اور آگ کا شوق رکھنا آتش پرستوں کے یہاں سے چلا ہے، بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ شبِ برأت میں زیادہ روشنی کرنے کا سلسلہ برامکہ سے شروع ہوا ہے، یہ لوگ پہلے آتش پرست تھے، جب اسلام لائے تو انھوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کر دی تاکہ مسلمانوں کے نماز پڑھتے وقت آگ سامنے رہے، کیسے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے آتش پرستوں کی رسم اپنالی، کیسی عجیب بات ہے کہ آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور نیچے رحمتوں کا مقابلہ آتش بازی اور فضول خرچی اور طرح طرح کے

ل کما قال الشیخ محدث عبد الحق الدهلویؒ فی کتابہ ماثبت بالسنۃ ۲۰۱

گناہوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ کوئی ہے مجھ سے مانگے ، اور یہاں مانگنے کے بجائے فسق و فجور اور کھیل کود میں وقت گزارتے ہیں۔

مساجد میں اجتماع

اس رات کی عبادت ایک نفل عبادت ہے ، اور نفل عبادت جس قدر خفیہ اور چھپا کر کی جائے ، افضل ہے ، اس لئے اس نوافل ذکر و تلاوت اور دیگر عبادات اپنے گھروں میں کرنی چاہئیں ، اور اتفاقا رات کو جاگنے کے لئے دو چار آدمی مسجد میں جمع ہو جائیں اور اپنی نماز و تلاوت میں مشغول رہیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں لیکن بعض شہروں میں اس کو بھی اس حد تک پہنچا دیا گیا ہے کہ اس کو روکنے کی ضرورت ہے مثلاً لاؤڈ اسپیکر وغیرہ سے بُلا بُلا کر اہتمام سے لوگوں کو جمع کرتے ہیں ، اور لہو ولعب میں رات گزرتی ہے ۔ بڑے اہتمام کے ساتھ مسجدوں میں مرد و عورت اور بچے آتے ہیں اچھا خاصا اجتماع ہوتا ہے ، کوئی آ رہا ہے ، کوئی جا رہا ہے اور خوب شور وغل ہوتا ہے ، بے پردگی ہوتی ہے ، عورتوں کو فرض نماز کے لئے بھی مسجد جانے سے روکا گیا ہے ، پھر نفلیں

پڑھنے کے لئے جائیں کیسے گنجائش ہوسکتی ہے، حضرات صحابہ کرامؓ سے زیادہ عبادت کا شوقین کوئی نہیں ہوسکتا وہ کبھی اس طرح جمع نہیں ہوتے تھے اور پھر غفلت اور جہالت کی وجہ سے بہت سی باتیں آداب مساجد کے بالکل خلاف اور فرشتوں کی ایذا کا باعث ہوکر بجائے نفع کے نقصان وخسران کا سبب بن جاتی ہیں، اس لئے مساجد میں ایسے اجتماعات کرنے اور ان میں شرکت کرنے کے سے بچنا چاہئے۔

ہوٹلوں اور بازاروں میں گھومنا

بعض لوگ اس رات میں برائے نام عبادت کر کے باقی رات بازاروں، تفریح گاہوں اور ہوٹلوں میں جاکر گزارتے ہیں، جہاں سوائے کھیل کود، لڑائی، جھگڑا، فضول باتیں، فضول خرچی، غیبتیں اور طرح طرح کے گناہوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا، اور اب ٹی وی، وی سی آر کی لعنت کا ایسا سیلاب آیا ہے کہ گھر گھر اس میں غرق ہے اور لوگ اس مقدس رات میں بھی اس لعنت میں مشغول رہتے ہیں یہ لوگ حق تعالیٰ کی رحمتوں کا کھلی نافرمانیوں، کبائر اور فسق وفجور سے مقابلہ کر کے بجائے مستحق رحمت ہونے کے اور زیادہ اس کے قہر وغضب کے مورد

بن جاتے ہیں اس سے تو لاکھ درجہ بہتر ہے کہ آدمی پیر پھیلا کر سو جائے، کیونکہ اگر آدمی ثواب حاصل نہ کرے تو کم از کم گناہ تو نہ کرے، مبارک جگہ اور مبارک زمانہ میں جس طرح اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے، وہاں گناہ کرنے کا وبال بھی بہت سخت ہوتا ہے حق تعالیٰ اپنی پناہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

رسمِ حلوہ

اس کو ایسا لازم کرلیا گیا ہے کہ اس کے بغیر سمجھتے ہیں کہ شب برأت ہی نہیں ہوئی فرائض واجبات کے ترک پر اتنی ندامت وافسوس نہیں ہوتا جتنا حلوہ نہ پکانے پر ہوتا ہے اور جو شخص نہیں پکاتا اس کو کنجوس وہابی اور بخیل وغیرہ کے القاب دیئے جاتے ہیں، ایک غیر ضروری چیز کو فرض وواجب کا درجہ دینا گناہ ہے اور بدعت ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جب دندانِ مبارک شہید ہوا تھا تو آپؐ نے حلوہ نوش فرمایا تھا، اس کی یادگار ہے، اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت حمزہؓ اس تاریخ میں شہید ہوئے تھے ان کی فاتحہ ہے، اوّل تو سرے سے یہی غلط ہے کہ دندانِ مبارک اِن دنوں میں شہید ہوا تھا، یا حضرت حمزہؓ اس تاریخ میں شہید ہوئے تھے۔

کیونکہ دونوں حادثے ماہِ شوال میں ہوئے ہیں پھر اگر بالفرض ہوں بھی تو اس قسم کی یادگاریں بغیر کسی شرعی امر کے قائم کرنا خود بدعت اور ناجائز ہے اس کے علاوہ یہ عجیب طرح کی فاتحہ کہ خود ہی پکایا اور خود ہی کھا گئے یا دو چار اپنے احباب کو کھلا دیا، فقراو مساکین جو خیرات کے اصلی مستحق ہیں وہ یہاں بھی دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں کسی فقیر کو ایک آدھ چپاتی اور ذرا سا حلوہ دیکر پورے حلوہ کا ثواب پہنچنے کا یقین کر لیتے ہیں اور یہ بات بھی عجیب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو (بالفرض) دندانِ مبارک شہید ہونے کی وجہ سے حلوہ کھایا، مگر نالائق امتی بغیر کسی دکھ درد کے حلوہ اڑا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی سمجھ دے۔

برتن بدلنا اور گھر لیپنا

بعض لوگوں نے اس رات میں گھر لیپنے اور برتن بدلنے کی عادت ڈال رکھی ہے یہ بھی محض لغو اور بے اصل ہونے کے علاوہ ہندوؤں کے ساتھ مشابہت ہے جس کی حدیث و قرآن میں سخت ممانعت ہے اس سے بھی بچنا چاہیے۔

خلاصہ مضمون

خلاصہ یہ ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب، مبارک شب ہے اس

میں نمازیں پڑھنا اور ذکر وتلاوت میں لگنا اور صبح کو روزہ رکھنا باعثِ ثواب ہے اور حلوہ کی پابندی کرنا اور بتیاں زیادہ جلانا، قبرستان میں میلے لگانا، چراغاں کرنا، آتش بازی پھلجھڑی پٹاخے چھوڑنا یہ امور خلافِ شرع ہیں اور بدعت ہیں اللہ تعالیٰ نے مبارک رات نصیب فرمائی اس کا تقاضا یہ تھا کہ ہم شکر گزار بندے بنتے اور عبادت اور اطاعت میں لگتے لیکن شیطان نے عبادات سے ہٹا کر بدعات میں لگادیا، شیطان ہمیشہ اپنی کوشش میں لگا رہتا ہے اس لئے اس کی چالوں سے ہوشیار رہیں اور جو اعمالِ مسنونہ اور احادیث کے ذیل میں بیان کئے گئے ہیں صرف ان کو اختیار کریں، اور اپنی قبر میں آرام سے سونے کا سامان جمع کریں، اور اگر یہ کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو ان گناہوں سے ضرور بچائیں جو اس مبارک رات میں ثواب سمجھ کر کئے جاتے ہیں ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍوَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِينَ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

عبدالرؤف سکھروی

۲۴۔۱۔۱۴۲۲ھ

فہرستِ عنوانات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

کی درج ذیل تالیفات بہت ہی نافع اور ہر گھر کی ضرورت ہیں۔

۱۔ وضو درست کیجئے
۲۔ مسائل غسل
۳۔ کامل طریقہء نماز
۴۔ خواتین کا طریقہء نماز
۵۔ دُعائے والہانہ
۶۔ روزانہ کے معمولات
۷۔ چند نیکیاں اور ایصالِ ثواب
۸۔ عملِ مختصر اور ثواب زیادہ
۹۔ توبہ استغفار
۱۰۔ درود و سلام کا حسین مجموعہ
۱۱۔ سورۃ ملک
۱۲۔ منزل
۱۳۔ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل
۱۴۔ مسائل اعتکاف
15 عید سعید اور ہمارے گناہ
۱۶۔ قربانی کے فضائل و مسائل
۱۷۔ گانا سننا اور سنانا
۱۸۔ عمرہ کا آسان طریقہ
۱۹۔ حج و عمرہ
۲۰۔ خواتین کا حج
۲۱۔ حج کا طریقہ قدم بہ قدم
۲۲۔ دعائے عرفات
۲۳۔ خانقاہِ اشرفیہ تھانہ بھون
۲۴۔ حیات و وفات
۲۵۔ پریشانیاں اور اس کا علاج
۲۶۔ نمازِ جنازہ

مکتبۃ الاسلام
کورنگی کراچی